فقہ النکاح

سیدہ عورت کا غیر سید مرد سے نکاح کا حکم

مولانا مفتی اقبال حسین

مفتی ومدرس علوم القرآن مصریال روڈ نزد چوٹی چوک راولپنڈی

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے احکامات موجود ہیں۔ پیدائش سے لے کر وفات تک زندگی کے ہر ہر لمحہ میں اسلامی احکامات مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ انہی احکامات میں سے ایک اہم حکم نکاح کا بھی ہے۔ نکاح کا مقصد انسانی خواہشات کو جائز طریقے سے پورا کرنا ہے اور پھر آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کی امت بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے آپ ﷺ نے امت کے نوجوانوں کو نکاح کرنے کی ترغیب دی عام حالات میں نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اگر آدمی کو غالب گمان ہو کہ اگر شادی نہ کی تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اس وقت نکاح کرنا واجب ہے اگر خوف ہو کہ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کر سکے گا تو نکاح مکروہ ہے اور اگر ظلم وزیادتی کا پورا یقین ہو تو اس وقت نکاح کرنا حرام ہے: **قال فی تبیین الحقائق : النکاح سنة وعند شدة الا شتیاق واجب لیمکنه التحرز عن الوقوع فی الزنا لان ترک الزنا واجب وعند عدم التوقان سنة حتی کان الاشتغال به افضل من التحلی للعبادۃِ النفل عندنا .(جلد دوم، ص ۴۴۶)**

میاں بیوی میں تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور استوار بنانے اور میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے شریعت محمدی نے نکاح میں یہ قید بھی لگائی ہے کہ رشتہ اور نکاح کرنے میں دینی ومعاشی اور معاشرتی مناسبت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ اسی مناسبت کو شریعت میں کفاءت کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **ألا لا یزوج النساء الا الا ولیاء ولا یزوجن الا من الا کفاء. (ابن ماجہ کتاب النکاح)**

عورتوں کا نکاح ان کا ولی کرائے اور کوئی عورت کفوء کے علاوہ نکاح نہ کرے کفؤ کے معنی برابری کے آتے ہیں۔ **الکف النظیر لغة یقال کا فأہ ای ساواہ .(تبیین الحقائق ج ۲/۵۱۶)**

قال فی التعریفات : ہو کون الزوج نظیر للزوجة .(التعریفات ص ۵۹)

امام ابوحنیفہ کفؤ میں چھ چیزوں کا لحاظ کرتے ہیں۔ (۱) اسلام (۲) دیانت وتقویٰ (۳) نسب (۴) مال (۵) پیشہ (۶) حریت آزادی۔ (امداد الاحکام ج دوم ص ۲۸۸)

یعنی ان چھ چیزوں میں عورت کے مساوی کوئی مرد ہوگا تو وہ مرد اس عورت کا کفؤ ہوگا۔ اگر مرد ان چیزوں میں عورت سے کم درجے والا ہے تو وہ مرد اس عورت کا کفؤ نہ ہوگا۔ **قال فی العالمگیریہ: الکفاءۃ معتبرۃ فی الرجال للنساءِ للزوم النکاح کذافی محیط السرخسی ولا تعتبر فی جانب النساءِ للرجال کذافی البدائع . (الہندیہ ج ۲ ص ۱۵)**

عورت اگر کفوٗ میں بغیر ولی کی اجازت کے نکاح کر لے۔ جب عورت عاقلہ اور بالغہ ہوتو اس کا نکاح صحیح اور درست ہوگا لیکن اگر غیر کفوٗ میں بغیر ولی کی اجازت اور رضاء کے نکاح کرے تو نکاح درست نہ ہوگا۔ جیسے اگر کوئی شریف، سید مغل، شیخ، پٹھان، عورت اپنے اولیاء کی بدون رضاء واجازت جُلا ہے سے نکاح کرلے تو یہ نکاح منعقد ہی نہ ہوگا۔ بلکہ ابتداء ہی سے باطل ہوگا۔ (امدادالاحکام جلد دوم، ص ۳۱۴)

بعض لوگ سیدہ عورت کا نکاح غیر سید سے ناجائز اور باطل سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ولی اجازت دے ان لوگوں کا یہ خیال غلط اور باطل ہے۔ سیدہ عورت کا نکاح اولیاء کی اجازت سے غیر کفوٗ میں نکاح کرے تو اس کا نکاح جمہور علماء کے نزدیک منعقد ہوجاتا ہے سیدہ عورت سے مراد اہل بیت ہیں یعنی وہ جو بنو ہاشم کہلاتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ بنو ہاشم کون ہیں اس بارے میں علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں: **ولد لها شم بن عبد مناف شيبة وهو عبدالمطلب وفيه العمود والشرف ولم يبقِ لها شم عقب الا من عبدالمطلب . (جمهرة انساب العرب ص ۱۴)**

ہاشم بن عبد مناف کے گھر شیبہ پیدا ہوئے جنہیں عبدالمطلب کہا جانے لگا ہاشم کے شرف ومرتبہ کے وہی وارث ہوئے اوران کے علاوہ کسی اور بیٹے سے ہاشم کی نسل نہیں چلی۔

سیدہ عورت کا غیر سید مرد سے نکاح کے بارے میں مولانا یوسف لدھیانویؒ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: لڑکی اوراس کے والدین کی رضامندی سے ہر مسلمان کے ساتھ نکاح صحیح ہے خواہ لڑکی اعلیٰ ترین خاندان کی ہواور لڑکا فرض کیجئے نومسلم ہولیکن اگر والدین لڑکی کی اجازت کے بغیر کرتے ہیں یا لڑکی والدین کی اجازت کے بغیر کرلیتی ہے تو جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۵، ص ۶۵)

دوسرے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں پس اگر لڑکا قریشی نہیں تو وہ سیدہ لڑکی کا کفوٗ نہیں یعنی خاندانی اعتبار سے برابر نہیں ایسا رشتہ والدین کی اجازت سے تو ہوسکتا ہے لیکن جب والدین ناخوش ہوں تو نکاح صحیح نہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد ۵، ص ۶۶)

مفتی اعظم مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ بالغہ اگر نکاح غیر کفوٗ میں نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا یعنی جب ولی راضی نہ ہو لیکن اگر اولیاء میں سے ایک بھی راضی ہوگیا تو وہ نکاح صحیح ہے پھر فسخ نہیں ہوسکتا درمختار میں ہے: **فنفذ نكاح حرة مكلفةٍ بلا رضاء ولي الخ وله الاعتراض في غير الكفؤ الخ وفي غير الكفؤ بعد جوازه اصلاً وهو المختار للفتوىٰ ونباءً على الاول وهو ظاهر الرواية فرضاً البعض من الا ولياء كا لكل الخ . (فتاوىٰ دارالعلوم ديوبند جلد ۸ ،ص ۶۱)**

علامہ محمود بن احمد بن عبدالعزیز عمر بن المازہ البخاریؒ محیط البرھانی میں لکھتے ہیں۔ **اذا زوجها أحد الا ولياء من غير كفاءٍ برضاها لا يكون للآخرين حق الاعتراض اذا كانوا مثل المزوج اودونه في الدرجة . (ج ۳ ،ص ۱۳۵)**

جب لڑکی کا نکاح اولیاء میں سے کسی نے کردیا غیر کفوٗ میں اس کی رضاء کے ساتھ تو دوسرے اولیاء کو اعتراض کا حق حاصل نہیں۔ جب وہ

اولیاء اس نکاح کرانے والے کے ہم پلہ یا اس کے کم درجے کے ہوں۔تو جب تمام اولیاء راضی ہوں تو پھر تو بدرجہ اولیٰ نکاح صحیح ہوگا۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ کسی غیر سید کا نکاح سیدزادی سے ہوسکتا ہے۔

الجواب: اگر سیدہ لڑکی کا باپ کسی غیر سید لڑکے کو رشتہ دینے میں عار محسوس نہیں کرتا ہو اور لڑکی بھی راضی ہو تو سیدزادی کا نکاح غیر سید لڑکے سے کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے: قال ابن نجیمؒ: تحت قول النسفی : ورضاء البعض کالکل ای ورضاء بعض الاولیاء المستوین فی الدرجة کرضاءٍ کلهم حتیٰ لا یتعرض احد وا منهم بعد ذلک .(البحر الرائق جلد ۳، ص ۱۲۹ فتاویٰ حقانیه ج ۴، ص ۳۷۶)

مفتی کفایت اللہ دہلویؒ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ سیدزادی کی امتی کے عقد میں آسکتی ہے خواہ وہ امتی سید ہو یا نہ ہو آگے لکھتے ہیں کہ سیدہ غیر سید کے نکاح میں آسکتی ہے اور جائز ہے۔(کفایت المفتی جلد ۵، ص ۲۱۳)

اس لئے اگر اولیاء غیر سید کے ساتھ لڑکی کا نکاح کرنے پر راضی ہوں ان کو کوئی اعتراض نہ ہو تو نکاح بلاشبہ درست اور جائز ہے۔ کما فی الدر المختار : والکفاء ۃ معتبرۃ من جانبه لا تعتبر من جانبها والکفاء ۃ هی حق الولی لا حقها فلو نکحت رجلاً ولم تعلم حاله فاذا هو عبد لا خیار لها بل للاولیاءِ . (جلد ٦ ، ص ۱۹٦)

مبسوط میں ہے: اذا تزوجت المرأۃ من غیر کفاءٍ ورضی به احدالاولیاء جاز ذلک .(المبسوط جلد ۵، ص ۲٦)

جب عورت غیر کف میں نکاح کرے اور اولیاء میں سے کوئی بھی راضی ہو تو ایسا نکاح درست اور جائز ہے۔

اس لئے سیدہ عورت کا نکاح غیر سید مرد سے بالکل درست اور جائز ہے جب اولیاء راضی ہوں حتی کہ اگر صرف ایک ولی راضی ہو تب بھی درست ہے البتہ اگر اولیاء راضی نہ ہوں یا اولیاء غیر قوم میں نکاح کو عار سمجھتے ہوں تو پھر نکاح باطل ہوگا منعقد ہی نہ ہوگا۔

حضور ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کیا حالانکہ حضرت عثمانؓ سید نہ تھے یعنی ہاشمی نہ تھے اسی طرح حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم بنت فاطمہؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے کیا حالانکہ حضرت عمرؓ سید نہ تھے بلکہ عدوی تھے۔

”ان علیا رضی اللّٰه تعالیٰ عنه زوج ابنته ام کلثوم بنت فاطمه عمر بن الخطابؓ وهی صغیرۃ وعمرؓ عدوی وهی ها شمیۃ“. (تبیین الحقائق جلد دوم ، ص ۵۱۹) هذا ما عندی والله اعلم بالصواب .

اقبال حسین عفی الله عنه

مفتی ومدرس علوم القرآن مصریال روڈ نزد چوٹی چوک راولپنڈی

بہاروں میں فضا کو جستجو تیری ہے
بلبلہ کی زباں پہ گفتگو تیری ہے۔

ہر پھول میں ہے رنگ تیری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں اُس میں خوشبو تیری ہے۔

عظمت ہے تیری عظمت کا
اُس کی زباں پہ گفتگو تیری ہے۔